S_1997_1_470_471

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

دہلی عدالتی خدمات ایسوسی ایشن (رجسٹرڑ)

بنام۔

یونین آف انڈیا بذریعے سیکرٹری اور دیگران

7 جولائی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

عدالتیں-تیس ہزارہ عدالتیں-رہائش کی کمی-عدالت عظمیٰ میں دائر رٹ پٹیشن-تین وکلاء کی کمیٹی تشکیل دی گئی-ان کی رپورٹ کہ کچھ کمرے خالی ہیں-محکمہ ریونیو کے ذریعے استعمال ہونے والا ایک کمرہ-محکمہ ریونیو کے ذریعے برقرار رکھنے کی اجازت-دیگر خالی کمرے چھ ہفتوں کے اندر عدالت عالیہ کے رجسٹرار کے حوالے کیے جائیں گے-ضلعی جج کمروں میں عدالتیں قائم کرنے کے لیے درکار رقم پر عدالت عالیہ کو رپورٹ پیش کریں گے-ججوں کی انتظامی کمیٹی نے تخمینے کو حتمی شکل دینے کی درخواست کی-دہلی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نے منظوری دینے کے لیے حکومت اور حکومت کو تخمینہ بھیجنے کی درخواست کی-سی پی ڈبلیو ڈی مرمت وغیرہ کا کام-مرحلہ وار مقررہ وقت کی حد۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: 1989 کی تحریری درخواست (سی) نمبر 741

بھارت کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔پی۔راؤ، ٹی۔سی۔شرما، اجے شرما، نیلم شرما، سنیل ملہوترا اور مسٹر جے۔کے۔داس۔

جواب دہندگان کے لیے ارون جیٹلی، اے۔ایس۔نمبیار، اے۔سبھاشینی، اشوک بھان، ۔ڈی۔ایس مہرا، ڈی۔این۔گوبردھن، اے۔کے۔سریواستو، وی۔کے۔ورما، وویک شرما، ننیتا شرما، وی۔بی۔سہارایہ، راج پنجوانی اور مسٹر وجے پنجوانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

5 مئی 1997 کے اپنے حکم نامے کے مطابق، ہم نے تین وکلاء کی ایک کمیٹی تشکیل دینے کا حکم دیا، یعنی ایس/شری پی پی راؤ، ہریش سالوے اور ارون جیٹلی، جو اس عدالت میں سینئر وکیل ہیں۔کمیٹی سے

درخواست کی گئی کہ وہ تیس ہزارہ عدالتیں کا دورہ کرے اور خالی کمروں کے حوالے کرنے کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کرے، اس عدالت کی طرف سے مذکورہ ہدایت کے مطابق کمیٹی کے اراکین نے 8 مئی 1997 کو (4 جولائی 1997 کے بجائے یعنی معائنے کے لیے دی گئی تاریخ) احاطے کا دورہ کیا اور رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ کمرہ نمبر 346، 347، 354-اے، 354-بی، 359، 156، 145، 361، 361-بی، 361-سی، 361-ڈی، کمرہ نمبر 361، 274-اے اور 274-بی سے متصل کمرے خالی ہیں۔ اگرچہ ان کی رپورٹ میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ کمرہ نمبر 348 خالی ہے، مسٹر ڈی این گوبردھن کے اس دعوے کے پیش نظر کہ یہ کمرہ تحصیلدار استعمال کر رہا ہیں، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ کمرہ نمبر 300 کو محکمہ ریونیو برقرار رکھے اور باقی کمروں کو آج سے چھ ہفتوں کے اندر عدالت عالیہ کے رجسٹرار کے حوالے کر دیا جائے۔ ایسا حوالے کیے جانے پر، تیس ہزارہ عدالتیں کے ضلعی جج کو قبضہ کرنے کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر مذکورہ بالا کمروں میں عدالت عالیان قائم کرنے کے لیے درکار رقم کے بارے میں عدالت عالیہ میں رپورٹ پیش کرنی چاہیے۔ عدالت عالیہ کے رجسٹرار کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے کو اس سے نمٹنے والی انتظامی کمیٹی کے سامنے رکھے۔ اس سے نمٹنے والے فاضل ججوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تخمینے کو حتمی شکل دیں اور پھر فاضل چیف جسٹس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسے مناسب انتظامی اور مالی منظوری کے لیے حکومت کو پیش کریں۔ این سی ٹی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ رپورٹ موصول ہونے کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر مطلوبہ منظوری دے۔ اس کے بعد، رجسٹرار کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اسے مذکورہ بالا کمروں میں عدالتیں قائم کرنے کے لیے سی پی ڈبلیو ڈی کے حوالے کرے، جو اس کے بعد دو ماہ کے اندر مکمل ہو جائیں گی۔

اسی کے مطابق تحریری درخواست کا حکم دیا جاتا ہے۔

عدالت عالیہ کی طرف سے پیش ہونے والی فاضل وکیل محترمہ اے سبھاشینی کو ہدایت دی ہے کہ وہ مطلوبہ ہدایات حاصل کرنے کے لیے ریلوے انتظامیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر اروند کمار شرما کو دستی کے ذریعے نوٹس پیش کریں۔ اس معاملے کو دو ہفتوں کے بعد بنچ کے سامنے درج کریں جس کے معزز جسٹس ڈی پی وادھوا رکن ہیں۔

جی۔ این۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24